

Kitab Nagri Special



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپشل

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/SocialMediaDigest)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے
سے گریز کیا جائے۔

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Kitab Nagri Special

دریاریاز

کتاب نگری اسپیشل

حمہ تنویر

قسط نمبر: 19

اس مدہم سی روشنی میں بھی اس کے چہرے پر پھیلے پریشانی کے سائے نمایاں تھے۔ "عروہ کو کال کرتی ہوں..." شاید وہ کوئی حل بتادے۔ "وہ کہتی ہوئی فون کی اسکرین پر انگلیاں چلانے لگی۔

~~~~~  
Kitab Nagri

"اما آپ کیوں تاخیر کر رہی ہیں میری سمجھ سے باہر ہے...!" "موحد کے لہجے میں جھنجھلاہٹ واضح تھی۔" میں چاہ رہی تھی کہ زارا کو تھوڑا وقت دیتے ہیں شاید وہ ٹھیک ہو جائے.... "صدف نے کمزور سی دلیل پیش کی۔" اما سال ہونے کو ہے ہماری شادی کو... اور مجھے اس میں ایک فیصد بھی بہتری نظر نہیں آئی۔" دوسری جانب سے تنک کر جواب آیا۔ "میں جانتی ہوں.... وہ ضدی ہے بہت۔ مگر اب سمجھ جائے گی اب تو زین بھی آگے بڑھ

## Kitab Nagri Special

چکا ہوں۔ "صدف کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے قائل کرتی اسے۔" میں کچھ نہیں جانتا... اگلے ہفتے میں آ رہا ہوں اور طلاق دے کر اس معاملے کو ختم کروں گا"....

وہ حتمی انداز میں بولا۔ "دیکھو جلد بازی میں لئے گئے فیصلے ہمیشہ پچھتاوے کا باعث بنتے ہیں اس لئے تم یہاں آ جاؤ۔ پھر ہم زارا کے گھر والوں سے بات کریں گے اور اس کے بعد کسی نتیجے پر پہنچیں گے۔" وہ خفا ہوئی۔ "نہ میں اب آپ کی سنوں گا نہ ہی کسی اور کی.... یہ میری زندگی ہے اور فیصلہ کرنے کا حق بھی صرف میرا ہے۔" اس نے طیش کے عالم میں کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔ صدف کلس کر فون کی اسکرین کو دیکھنے لگی۔

"یہ لڑکا سب تباہ کر دے گا...." وہ بے چینی سے کہتی ٹھہرنے لگی۔ "مجھے زارا کو آگاہ کرنا ہو گا.... تاکہ وہ کوئی سدباب کر سکے۔ ہاں اسے جلدی مطلع کرنا ہو گا۔" وہ فون رکھتی متفکر سی بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"عنایہ آج میری کچھ دوستیں آئیں گیں.... میں چاہتی ہوں تم یہ والا ڈریس پہنو۔" وہ ڈبہ اس کی جانب بڑھاتی ہوئی بولی۔ "جی ٹھیک ہے.... اور کھانے میں کیا بنے گا؟" وہ ڈبہ میز پر رکھتی مسکرائی۔ "اور ہاں آج کھانا بھی تم بناؤ گی.... میں تمہیں بتاتی جاؤں گی تم بناتی جانا۔ ٹھیک ہے؟" وہ اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ "مجھے خوشی ہو گی.... اگر آپ مجھے کرنے دیں گیں تو...." عنایہ نے ان کے ہاتھ پکڑے۔ "اچھا رایان کو فون کر



## Kitab Nagri Special

دو کہ آج جلدی آجائے... میں نیچے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ "انہوں نے عنایہ کے رخسار پر ہاتھ رکھا۔ "جی ٹھیک ہے... "عنایہ سر ہلا کر فون کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگی۔ نازیہ کے نکتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور فون کان سے لگالیا۔

عنایہ نے تعجب سے فون کی اسکرین کو دیکھا۔ "کاٹ کیوں دیا؟" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتی پھر سے نمبر ملانے لگی۔ رایان نے پھر سے فون کاٹ دیا۔ تیسری چوتھی بار کوشش کرنے پر بھی وہی نتیجہ نکلا۔ عنایہ نے فون اور گھورا۔ "اب یہ آخری بار...." اس نے کہتے ہوئے فون کان سے لگالیا۔ "کون سی مصیبت آن پڑی تھی؟" غصے سے رایان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ "فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟" عنایہ نے اس کے غصے کو نظر انداز کیا۔ "کامن سینس کی بات ہے اگر ایک بندہ فون کاٹ رہا ہے تو مطلب وہ مصروف ہو گا...." وہ چلایا۔ "تو بندہ ایک میسج کر کے بتا بھی سکتا ہے کہ بڑی ہوں میں۔" وہ تپ کر بولی۔

"عقل تمہیں کبھی نہیں آئے گی یہ تو طے ہے.... جو کہنا تھا بولو اب۔" وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا۔ "رایان...." عنایہ غصے کی زیادتی سے مٹھیاں بھیج کر بولی۔ "بہرہ نہیں ہوں میں...." وہ فائل زور سے بند کرتا ہوا بولا۔ "ماما نے کہا ہے آج جلدی آجانا آفس سے...." اس نے خفگی سے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔ رایان نے آنکھیں سکیڑ کر فون کو دیکھا جو بند ہو چکا تھا۔ "پتہ نہیں کب عقل آئے گی اسے...." اس نے تاسف سے

## Kitab Nagri Special

کہتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ "پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو...." عنایہ تپ چکی تھی۔ "جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں...." اس نے فون بیڈ پر پھینک کر نخوت سے سر جھٹکا۔

"مثل آخر تم کیا چاہتی ہو؟" حسن چودھری کا صبر جواب دیتا جا رہا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا کیسے سمجھاؤں آپ کو...." اس نے جھنجھلا کر کہتے ہوئے رخ پھیر لیا۔ "بس مثل بہت ہو گیا.... اب میں ایک نہیں سنوں گا تمہاری۔ اگر اب تم نے انکار کیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی تم۔" وہ بھڑک اٹھے۔ "ایسے تو مت بولیں...." وہ تڑپ کر بولی۔ "اب کی بار میں کوئی ڈرامہ نہ دیکھوں...." وہ تنبیہ کرتے باہر نکل گئے۔

"مجھے لگتا ہے بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں... انتظار بے سود ہے اب۔" وہ تھکے تھکے انداز میں کہتی بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ "یوں روز اسے دیکھنے سے وہ میرا تو نہیں ہو جائے گا...." آج آخری امید بھی ٹوٹ گئی۔ مثل نے ایک سانس خارج کیا۔ "اب مجھے بھی آگے بڑھنا ہو گا جیسے رایان بڑھا...." اس نے خود کو تسلی دی۔ "زندگی میں ہر خواہش پوری نہیں ہو جاتی مثل...." وہ زخمی سا مسکرائی۔ "اتوار...." وہ کہتی ہوئی لیٹ گئی۔ نگاہیں چھت پر تھیں۔ "اللہ کرے مجھے تم اس دن نظر نہ آؤ رایان تاکہ میں پر سکون رہوں...." اس نے کہتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

~~~~~

Kitab Nagri Special

"زویا...." وہ پکارا ہوا متلاشی نگاہیں لاؤنج میں دوڑا رہا تھا۔ "زویا!" زین نے کہتے ہوئے جیب سے فون نکالا۔

"اپنی بیگم کو ڈھونڈ رہے ہو؟" زارا سیڑھیوں میں کھڑی دکھائی دی۔ غالباً وہ اسی کی منتظر تھی۔ زین نے بے رخی سے چہرہ پھیر لیا۔ "وہ تو گھر پر نہیں ہے.... تمہیں بتایا بھی نہیں اس نے؟ چہ چہ...." وہ نفی میں سر ہلاتی چلنے لگی۔ "مجھے زرہ برابر بھی فرق نہیں پڑتا تمہاری کسی بات سے...." وہ فون کان سے لگاتا ہوا بولا۔ "ابھی شاید نہ آئے وہ...." وہ منہ بنا کر کہتی اس کے سامنے آئی۔ زین اسے نظر انداز کر تا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ "زین پلیز زویا کو طلاق دے دو... موحد پیپر ز بنو چکا ہے۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ اس کا تعاقب کرتی ہوئی بولی۔

"زارا تم پاگل ہو...." اس نے پلٹ کر ایک نظر اس پر ڈالی اور سرعت سے زینے چڑھنے لگا۔ "جیسے تم پاگل تھے میرے لئے...." وہ قدرے بلند آواز میں بولی۔ "مجھے کچھ یاد نہیں... وہ تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔" میں تمہیں سب یاد دلا دوں گی فکر مت کرو...." وہ وہیں رک گئی۔ زین اپنے کمرے کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ زارا کو دیکھے بنا وہ اندر چلا گیا اور دروازہ لاک کر لیا۔ "مجھے معلوم تھا تم میری بات نہیں سنو گے... خیر اندر تمہارے لئے سر پرانز ہے..." وہ چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ لئے اپنے کمرے کی سمت چل دی۔

زین نے بانیاں ہاتھ سوچ پر مارتا تو تاریکی میں ڈوبا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ نگاہوں کا زاویہ موڑ کر سامنے دیکھا تو آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔

Kitab Nagri Special

وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتا ہوا آگے آیا۔ میز پر پڑے فریم کو اٹھایا جس میں وہ اور زارا مسکرا رہے تھے۔ گلاب کے پھولوں کی مہک نتھنوں سے اندر جا رہی تھی۔ زین نے لب بھینچ لیے۔ ایک نظر ان تازہ گلابوں پر ڈالی جن کا حسن عروج پر تھا۔ اگلے لمحے فریم فرش پر گر کر ٹوٹ چکا تھا۔ "یہ کیا ہو اس ہے...." وہ مٹھیاں بھینچ کر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ "یہ لڑکی مجھے سکون سے رہنے نہیں دے گی یہ تو طے ہے...." وہ مضطرب سا کہتا بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ وہ تیز تیز سانس لیتا صوفے پر جا بیٹھا۔ نظریں سرخ گلاب پر تھیں۔

کچھ سوچ کر اس نے ایک کھلا ہوا گلاب اٹھالیا۔ "تم شادی کے بعد مجھے دن میں دو بار گلاب دوں گے.... ایک جب صبح میری آنکھ کھلے گی اور ایک شام کو جب تم گھر واپس آؤ گے۔" زین کے کان میں زارا کے الفاظ بازگشت کرنے لگے۔

اس نے دوسرا ہاتھ بڑھایا ایک پتی کو پھول سے الگ کیا اور اسے زمین پر گرادیا۔ اب وہ باری باری ساری پتیاں توڑ کر نیچے گر رہا تھا۔ "زندگی میں من چاہا شخص اور من چاہی چیز نصیب سے ملتی ہے زارا.... تمہیں بھی قبول کرنا ہو گا۔ میں زویا کی زندگی تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ بہت معصوم ہے۔" ایک اشک اس کے رخسار سے ہوتا ہوا فرش پر جا گرا۔ سر نفی میں حرکت کرنے لگا۔

"اب اس سب کا کوئی نفع نہیں۔ جب میں تمہاری منتیں کرتا تھا تب تم مجھ پر نظر ڈالنا گوارا نہیں کرتی تھی۔ تمہاری ایک نظر کے لئے ترستا تھا مگر تب تمہیں میں دکھائی نہیں دیتا تھا۔" اس نے چہرہ اٹھا کر ایک آہ بھری۔

Kitab Nagri Special

آنکھیں دکھ سے لبریز تھیں۔ "نجانے تمہیں مجھے اذیت دے کر سکوں ملتا ہے... شاید اسی لئے یہ سب کرتی ہو تم۔" وہ زخمی سا ہنسا۔ "زویا کے آنے سے پہلے یہ سب ہٹانا ہو گا مجھے...." وہ ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہو گیا۔ ایک نظر اس نے بکھرے ہوئے کانچ پر ڈالی۔

"خواب بھی ایسے ہی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں زارا...." وہ کہتا ہوا دروازے کی سمت بڑھ گیا۔ دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے زویا دکھائی دی۔ "تم...." وہ ہونق زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔ "جی میں.... ایسے حیران کیوں ہو رہے ہیں آپ؟" اس نے اندر آنا چاہا مگر زین جو دروازے کے وسط میں کھڑا تھا اسے راستہ نہ دیا۔ "میرا مطلب... اتنی جلدی آگئی تم۔" زین جھنجھلا کر بولا۔

"اتنی جلدی؟ یہ قریبی مارکیٹ گئی تھی میں آنٹی کے ساتھ۔ اور مجھے اندر تو آنے دیں...." زویا اب کہ خفگی سے بولی۔ زین نے سر کھجایا۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بول رہا ہے۔ زویا کے گھورنے پر اس نے پیچھے ہو کر راستہ دے دیا۔ "کہاں گئی تھی تم... فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔" وہ بھی واپس اندر آ گیا۔ "یہ کیا ہے؟" وہ متعجب سی کہتی پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔ "ملازمہ سے کہو صاف کر دے.... زارا کا دماغ خراب ہے۔" وہ برہمی سے کہتا باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri Special

زویا نیچے جھکی اور تصویر کو اٹھالیا۔ ایک کانچ اس کے ہاتھ میں چبھ گیا۔ "اوہ....." اس نے ایک نظر انگلی سے بہتے خون کو دیکھا اور ایک نظر تصویر کو۔ "پتہ نہیں زارا کب ہمیں سکون کا سانس لینے دے گی...." تکلیف کانچ لگنے سے نہیں بلکہ اس تصویر اور ان پھولوں سے ہو رہی تھی۔

"یا اللہ صبر دے مجھے...." وہ کرب سے کہتی کھڑی ہو گئی۔ ٹیشو اٹھایا اور خون کو صاف کرنے لگی۔

~~~~~

"عنا یہ تم نے فون کیا تھا رایان کو؟" نازیہ باورچی خانے میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔ "جی کیا تھا فون... شاید کام ہوا نہیں..." وہ سب کاٹ رہی تھی۔ "اچھا.... ہو سکتا ہے پھر کوئی کام ہوا ہے۔" وہ پرسوج انداز میں کہتی مڑ گئیں۔ عنا یہ پیشانی پر بل ڈالے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

~~~~~  
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زین ٹیرس پر نکل آیا۔ اسے زارا کی اس حرکت پر غصہ آرہا تھا۔ "زویا کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں۔" وہ تشویش سے کہتا چکر لگانے لگا۔ "بنا کسی جرم کے مجھے مجرم بنا دیا ہے تم نے...." وہ نادام تھا۔ "پتہ نہیں زویا سے کیسے نظریں ملاؤں گا۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے جیب سے سیکرٹ نکال لی۔ "شاید اس سے کچھ افاقہ ہو جائے..." وہ یاس سے ہاتھ میں پکڑی سیکرٹ کو دیکھ رہا تھا۔ "زارا کو روکنا ہو گا مجھے...." وہ سرمئی دھواں

Kitab Nagri Special

ہو نٹوں سے آزاد کرتا ہوا بولا۔ "ایسے تو وہ سب تباہ و برباد کر دے گی۔" اسے خدشہ لاحق ہوا۔ "میں زویا کے ساتھ خوش ہوں..." ایک مدہم سی سرگوشی سنائی دی۔

"کیا میں زویا کے ساتھ خوش ہوں؟" اب کہ اس نے خود سے سوال کیا۔ "ہاں میں خوش ہوں... زین یہی تو چاہتا تھا بے لوث چاہت بنا کسی غرض کے۔ توجہ چاہیے تھی زین کو... زین کو اولین ترجیح بننا تھا۔ ساتھ چاہیے تھا اسے کسی کا ہمیشہ کے لیے...." آواز قدرے مدہم ہو گئی۔ "زویا سب دے رہی ہے مجھے۔" لب دھیرے سے مسکرائے۔ "میں اس کی اولین ترجیح ہوں... اس کے لئے سب سے اہم میں ہوں۔ کسی اور کے لئے وہ مجھے نہیں چھوڑے گی۔" ایک خلش سی تھی اس کے لہجے میں۔

"زین... زویا کی آواز پر اس نے مزید بولنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس سے قبل کہ زویا سیکرٹ دیکھتی زین نے سیکرٹ نیچے گرایا اور پاؤں سے مسلنے لگا۔ "کیا ہوا؟" زین نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ "اتنی ڈھنڈ میں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اس نے شال زین کے شانوں پر رکھی۔ زین نے ایک نظر شال پر ڈالی اور زویا کو دیکھتا مسکرا کر لگا۔ "مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ یہاں سردی زیادہ ہے...." وہ بیچارگی سے بولا۔ "عنایہ آپنی بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔ بالکل بچے بن جاتے ہیں آپ۔" وہ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتی ہوئی بولی۔ "بچہ ہی سمجھو مجھے تم..." وہ نروٹھے پن سے بولا۔

Kitab Nagri Special

زویا اس کے انداز پر کھکھلا اٹھی۔ اس نیم تاریکی میں زویا کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ نے زین کو جکڑ لیا۔ "زویا ایک بات بتاؤ؟" نگاہیں ہنوز زویا کے چہرے پر تھیں۔ "جی پوچھیں؟" ہمیشہ کی مانند دھیمہ نرم لہجہ۔ "اگر تمہیں کوئی مجھ سے بہتر مل گیا.... جو تم سے بہت محبت کرتا ہو.... تو.... کیا تم مجھے چھوڑ دو گی؟" زین کے لہجے میں ہچکچاہٹ تھی۔ "بلکل بھی نہیں...." اس نے سوچنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہ لیا۔

"جب اللہ نے آپ کو میرے لئے پسند کیا ہے تو آپ سے بہتر کوئی ہو ہی نہیں سکتا میرے لیے۔" وہ جونگا ہیں جھکائے بول رہی تھی اب اسے دیکھنے لگی تھی۔ "مکرمت جانا...." وہ خفگی سے کہتا اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا۔ "مکرمت جانا کہاں میں؟" وہ ہنسی۔ "ہاں یہ بھی ہے ویسے.... میں تمہیں کہیں جانے ہی نہیں دوں گا۔" زویا نے محسوس کیا زین کی گرفت اس کے ہاتھ پر اور مضبوط ہو گئی۔ زویا نے فقط مسکرا کر انے پر اکتفا کیا۔

~~~~~  
Kitab Nagri

وہ جو نہی کمرے میں داخل ہوا ایک مانوس سی خوشبو اس سے آٹکرائی۔

لب دھیرے سے مسکرا کر انے لگے۔

وہ سنگل صوفے پر آڑی تر چھی ہو کر بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں میگزین تھا۔

جتنا مصروف وہ خود کو دکھا رہی تھی اتنا تھی نہیں۔ وہ بھی خاموشی سے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

## Kitab Nagri Special

دونوں کے بیچ الفاظ کا کوئی تبادلہ نہ ہوا۔ اس نے جیب سے سیگریٹ کی ڈبی نکالی۔ ایک سلگتی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے لائٹر نکالنے لگا۔

"مجھے سیگریٹ سے الرجی ہے" ....

رایان کے ہونٹوں سے سرمئی دھواں آزاد ہوتے دیکھ وہ بول اٹھی۔

"سوواٹ؟ مجھے تو نہیں ہے۔"

اس کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

"بہتر ہو گا کہ میری موجودگی میں اس منحوس شے کا استعمال ترک کر دیں۔"

عناہ میگزین ٹیبل پر پھینکتی تلملا اٹھی۔ "مجھ سے کچھ کہا؟" وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ بلا کا لا پرواہ تھا وہ۔

"نہیں اپنے فرشتوں سے ...." وہ جل کر بولی۔ "اچھا ...." وہ بے نیازی سے شانے اچکاتا سیگریٹ لبوں میں دبا گیا۔

"مجھے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے ...." وہ اٹھ کر اس کے سامنے آگئی۔

"مجھے تو نہیں ہوتی ...." وہ تعجب سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مانو اس نے کوئی غلط بات کر دی ہو۔ "اس کو بند کرو ...."

مجھے سانس نہیں آتا۔ "وہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔ رایان نے ایک نگاہ اس کے ہاتھ پر ڈالی پھر دوسری نگاہ

## Kitab Nagri Special

اپنی سیکرٹ پر۔ "پھر تم ایسا کرو کچھ دیر کے لیے سانس مت لو۔" سہولت سے حل پیش کیا گیا۔ عنایہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جو اس کا ہاتھ جھٹک کر اب لا پرواہی سے ایک کے بعد دوسرا کش لے رہا تھا۔ "رایان...." وہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"عنایہ میرا بحث کا کوئی موڈ نہیں.... مجھے اکیلا چھوڑ دو گی تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔" وہ سفاسی سے گویا ہوا۔ "آپ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ...." اسے اب افسوس ہونے لگا تھا۔ "کیا کر رہا ہوں میں تمہارے ساتھ؟" وہ برہم ہوا۔ "اپنا کام کریں آپ... جارہی ہوں میں۔" وہ شکوہ کناس نظروں سے دیکھ کر کہتی تیزی سے باہر نکل گئی۔ "مجھے بھی فرق نہیں پڑتا...." وہ سنگدلی سے کہتا دوسری سیکرٹ نکالنے لگا۔

عنایہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ "کہیں رایان کو معلوم تو نہیں ہو گیا میں نے پیسے لئے ہیں؟" یکدم اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ "اوہ...." اس نے سر تھام لیا۔ "لیکن اگر انہیں علم ہوتا تو وہ مجھ سے باز پرس ضرور کرتے... نہیں..." اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "اس سب کی وجہ کچھ اور ہے.... جو میرے علم میں نہیں۔" وہ

متجسس سی بولی۔ "یا تو آپ خود مجھے بتادیں ورنہ مجھے ماما سے پوچھنا پڑے گا.... کیونکہ یہ سب اب مزید میں برداشت نہیں کر سکتی۔" رایان کا رویہ اسے ہرٹ کر رہا تھا۔

"اگر اس طرح سے پیش آنا تھا تو پہلے محبت کے گھونٹ پلاتے ہی نہ...." اس نے ہنکار بھری۔ "عجیب ہیں آپ.... کم از کم میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔" وہ سر جھٹک کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ "اگر کسی نے دیکھ لیا..." اس نے



## Kitab Nagri Special

فکر سے کہتے ہوئے گردن دائیں بائیں گھمائی۔ "انہیں فکر ہونی چاہئے.... اب بلائیں گے توہی میں جاؤں گی کمرے میں۔" وہ پاؤں اوپر کرتی ہوئی بولی۔ "ضد ہی سہی...." وہ بڑبڑاتی ہوئی فرش کو گھورنے لگی۔ "فون بھی کمرے میں ہے...." اس نے تاسف سے آہ بھری۔

"پتہ نہیں میرا خیال آئے گا بھی انہیں یا نہیں...." وہ بازو پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔ غالباً اسے سردی لگ رہی تھی۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

~~~~~

"موحد میرا خیال ہے تمہیں اپنی بیوی کو سنبھال کے رکھنا چاہیئے...." وہ لیپ ٹاپ سامنے رکھے براہ راست موحد کو دیکھ رہا تھا۔ موحد کے چہرے پر غصے کے آثار ابھرے۔ جسے چھپا کر اس نے سرد آہ بھری۔ "سچ بتاؤں تو اب میرا دل کرتا ہے زارا کو طلاق دینے کی بجائے قتل کروادوں...." وہ جتنے تحمل سے بولا زین کا سکون غارت ہو گیا۔ "تم اپنے حواس میں ہو؟" زین پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں اس کے ساتھ مار پیٹ کروں؟" وہ صبر کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"ہرگز نہیں... ایک مرد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ عورت پر ہاتھ اٹھائے...." وہ خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "پھر میں کیا کروں؟ ماما طلاق کے معاملے کو طول دے رہی ہیں... میں تنگ ہوں زارا سے،" آپ الگ پریشان ہیں۔ "موحد کے چہرے پر پریشانی کے سائے تھے۔ "تم نے ایڈمیشن لے لیا؟" زین کو اس پر ترس آ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

جس کے باعث اس نے یکسر موضوع تغیر کر دیا۔ "ہم زارا کے متعلق بات کر رہے ہیں...." موحد نے اسے ٹوکا۔ "شاید تمہاری عمر سے زیادہ بوجھ ڈال دیا ہے سب نے "....

زین پیچھے ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ "سچ پوچھیں مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کسی گناہ کی سزا مل رہی ہے.... زندگی میں بس بے ترتیبی ہی ہے۔" وہ تھکے تھکے انداز میں بولا۔ "تم اس ہفتے آرہے ہو نہ؟" زین دھیرے سے مسکرایا۔ "سوچا تو ہے...." اس نے سر ہلایا۔ "پھر ساتھ بیٹھ کر اس کا حل نکالیں گے.... اور اس بار کوئی بے سکون نہیں رہے گا۔" وہ حتمی انداز میں بولا۔ "آئم سوری...." موحد نادام سا بولا۔ "سوری کیوں؟" زین کو تعجب ہوا۔ "آپ کی شادی شدہ زندگی خراب ہو رہی ہے...." سر جھکا ہوا تھا۔ "تمہیں سوری بولنے کی ضرورت نہیں... یہ سب مجھ سے شروع ہوا ہے اور مجھے ہی ختم کرنا ہو گا۔ اس لئے پریشان مت ہو... سب ٹھیک ہو جائے گا۔" زین نے اسے تسلی دینا چاہی۔

"امید تو یہی ہے... "وہ چاہ کر بھی مسکرا نہ سکا۔ نیٹ کی خرابی کی باعث کال کٹ گئی۔ "اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا... "زین نے سر نفی میں ہلایا۔ "اور سب سے زیادہ تکلیف سے تم گزر رہے ہو.... نہ تم کسی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہو نہ زارا کے ساتھ رشتہ بہتر کر پارہے ہو۔" زین نے سر صوفی کی پشت پر گر لیا۔

"مجھے کیوں تمہارا خیال نہیں آیا؟" اسے اب افسوس ہو رہا تھا۔ "تم میرے چھوٹے بھائی ہو.... اور میں تمہارا ہی دشمن بن گیا۔" زین نے دوا انگلیوں سے پیشانی مسلی۔ "خیر اب تمہیں اس سب سے نکالوں گا میں... زارا کو

Kitab Nagri Special

جانا ہو گا یہاں سے۔ "وہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ ایک نگاہ گھڑی پر ڈالی۔ "فجر کی نماز کا ٹائم ہو گیا...." وہ فکر سے کہتا سیلپر پہننے لگا۔ "زویا تو الارم سے اٹھ جائے گی۔" وہ بولتا ہوا ڈرائیونگ روم سے باہر نکل آیا۔ اب اس کا رخ مسجد کی جانب تھا۔

~~~~~

"آج تو بہت خوش نظر آرہی ہے میری بہن...." رایان لاؤنج میں قدم رکھتا ہوا بولا۔ زینی جو ہنس رہی تھی چلتی ہوئی اس کے پاس آگئی۔ "میرے سپر ختم ہو گئے.... اور بہت اچھے ہوئے ہیں۔" وہ کہتی ہوئی رایان کے سینے سے لگ گئی۔ "ویری گڈ... بس ایسے ہی تم نے اچھا اچھا پڑھنا ہے۔" رایان نے اس کے سر پر بوسہ دیا۔ "آج تو ٹائم سے آگئے ہو...." نازیہ مسکرائیں۔ "جی... زینی نے فون کیا تھا اس لئے...." وہ دونوں صوفے پر براجمان ہو چکے تھے۔

Kitab Nagri

عناہ رایان کی آواز سن کر ادھر آنکلی۔ "رایان... وہ اس کے عقب میں تھی۔ رایان کا چہرہ ایسے مانو کچھ سناہی نہ ہو۔ وہ زینی کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ "رایان مجھے مارکیٹ جانا تھا...." وہ صوفے کے کنارے پرٹک گئی۔ "میں زینی کو لے کر باہر جا رہا ہوں.... تم کل ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا۔" وہ سپاٹ انداز میں اسے دیکھ کر کہتا رخ موڑ گیا۔ عناہ خفیف سی ہو کر دروازے کو دیکھنے لگی۔ نازیہ بھی رایان کا بدلا انداز محسوس کر رہی تھی۔

## Kitab Nagri Special

عنایہ چلتی ہوئی لان میں آگئی۔ "رات بھی آپ نے مجھے کمرے میں نہیں بلایا...." وہ خود کلامی کر رہی تھی۔ "دو گھنٹے میں ڈھنڈ میں باہر بیٹھی رہی آپ کو زرا پرواہ نہیں میری...." اسے اب رونا آرہا تھا۔ "ایسے لاپرواہ ہوئے ہیں مجھ سے جیسا میرا وجود ہی ختم ہو گیا ہو.... اگر میں خود نہ جاتی کمرے میں تو آپ نے تو پوچھنا بھی نہیں تھا...." عنایہ نے بولتے ہوئے نخوت سے سر جھٹکا۔

"اب بھی مجھے گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں آپ...." وہ تاسف سے گیٹ کو دیکھنے لگی۔ "شاید دل بھر گیا ہے آپ کا...." اس نے دونوں ہاتھ مسل کر گرم کرنے چاہے۔ "جب دل بھر جائے تبھی ایسا ہوتا ہے... پھر فرق نہیں پڑتا پھر کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ پھر انسان پرواہ کرنا چھوڑ دیتا ہے بالکل آپ کی مانند...." اس نے بولتے ہوئے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ "شاید میرے نصیب میں بس اتنی ہی خوشیاں لکھی تھیں...." وہ طنزیہ مسکرائی۔ "اب نصیب سے لڑ تو نہیں سکتی میں...." اس نے شانے اچکائے اور سر جھکا لیا۔ لب آپس میں مضبوطی سے جوڑ لیے۔ ایسے لمحات میں وہ بولنے سے گریز برتنا چاہی تھی ورنہ سب کچھ آنکھوں کے ذریعے بہہ کر نکل جاتا۔ اور وہ ابھی ٹوٹنا نہیں چاہتی تھی اس لئے خاموش ہو گئی۔

~~~~~

"بابا آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے...." زارا اپنی بازو آزاد کروانے کی ممکن سعی کر رہی تھی۔ "زارا بس بہت تماشہ بنا لیا تم نے اب مزید نہیں...." وہ قہر آلود نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ "کون سا تماشہ؟ کیا کہہ

Kitab Nagri Special

رہی ہوں میں آپ کو؟" وہ احتجاجاً بولی۔ "زارا کیا سوچیں گے تمہارے سسرال والے.... کچھ تو عقل سے کام لو۔" صدیق صاحب کی نظر زویا سے جا ٹکرائی جو کمرے سے نکل رہی تھی۔ "آپ جائیں یہاں سے..." زارا نے ان کا ہاتھ ہٹانا چاہا۔

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر ہی جاؤں گا آج۔" وہ سخت لہجے میں گویا ہوئے۔ "میں کہیں نہیں جاؤں گی...." وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔ زارا اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلی۔ "زارا مجھے مجبور مت کرو کہ تمہارے ساتھ سختی کروں میں۔" وہ باری باری زارا کو دیکھ رہے تھے۔ زویا اپنے کمرے کے باہر ہی رک گئی تھی۔ پیشانی پر تین لکریں نمایاں تھیں۔ چہرے پر الجھن اس بات کی نشاندہی تھی کہ اسے یہ معاملہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"آپ مجھے زبردستی یہاں سے نہیں لے جاسکتے...." وہ غرائی۔ "زارا تم خاموشی سے میرے ساتھ چل رہی ہو...." آنکھوں میں تنبیہ تھی۔ "ہرگز نہیں...." زارا کی آنکھوں میں خوف تھا۔ سب کچھ ہارنے کا۔ شکست کا۔

"بھائی صاحب آپ بیٹھ کر بات کر لیں زارا سے... یوں مناسب نہیں لگ رہا۔" صدیق کے عقب سے صدف نمودار ہوئی۔ وہ لوگ راہداری میں کھڑے تھے۔

باقی ان شاء اللہ آئندہ قسط میں

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/Samiyach02)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Samiyach02)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔